ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۵	۶ ماہ امان ۱۳۲۶ ہش	۱۲ ربیع الثانی ۱۳۶۶ھ	۶ مارچ ۱۹۴۷ء	نمبر ۵۵

217

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ امان۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج مدرسہ احمدیہ کا سالانہ امتحان شروع ہو گیا ہے۔

مخالفین انبیاء ——— اور ——— استکبار

سب سے خطرناک اور مہلک مرض جو مخالفین انبیاء کو لاحق ہوتا ہے وہ استکبار ہے اس مرض کے شکار عموماً وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو اپنے علم اور عقل پر ناز ہوتا ہے اور جو دیر آبائی کے گویا جاگیردار بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ مرض دراصل خالص غیر دینی ماحول کی پیداوار ہوتی ہے۔ جو افراد یا قومیں مادی علوم و فنون میں کسی حد تک ترقی کر جاتی ہیں۔ وہ اس خطرناک مغالطہ کی شکار ہو جاتی ہیں۔ کہ جو کچھ ہے انسان کی عقل ہی ہے۔ اس سے باہر یا بالا کوئی چیز نہیں۔ ہوتے ہوتے عقل ایک بت بن جاتا ہے۔ جس کی وہ پوجا کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہی نعرے مخالفین انبیاء کے سرمایہ ناز ہوتے ہیں۔ جب انبیاء آ کر ان بتوں کو ضرب لگاتے ہیں۔ ان کے پرستار واویلا مچانے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح عقل بجائے عقل بن کر رہ جاتی ہے۔ کیونکہ عقل کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ اس لئے لازماً اسکو چند ایسے جامد اور غیر متحرک اصول گھڑنے پڑتے ہیں۔ جو محور کا کام دیں۔ اور جن کے گرد وہ گھومتی رہے۔ پھر پرانے دین میں انہوں نے ایسی موشگافیاں کی ہوتی ہیں۔ کہ جب کبھی اللہ اس کا کوئی نبی سکھ میلے کو توڑ پھوڑ کر دین کا صحیح چہرہ ان کو دکھانا چاہتا ہے۔ تو وہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں بلکہ وہ اسکو ایک نئی چیز سمجھتے ہیں، وہ اپنی موشگافیوں کے جال میں ایسے گرفتار ہوتے ہیں۔ کہ اس سے نکلنا ان کے لئے سخت محال ہوتا ہے، گو ان کے دل حقیقت کو پا بھی لیں۔ پھر بھی وہ عادات جن میں نسلاً بعد نسل آلودہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتی ہیں۔ جو نبی کی مخالفت پر ان کو آمادہ کر دیتی ہیں۔ اور ان کو بالکل اندھا کر دیتی ہیں۔ بجائے حقیقت کو تسلیم کرنے کے وہ اپنے اصول کے لئے وجوہات جوا تلاش کرنے لگتے ہیں۔ لیکن جب دلائل میں وہ نبی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو نہائت اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتے ہیں۔ اس پر پھبتیاں اڑاتے ہیں۔ اس کی ہر حرکت پر اعتراض کرنے لگتے ہیں۔ اس کی ذات پر الزام لگانے لگتے ہیں۔ اور اسکو شکست دینے کے لئے ذلیل سے ذلیل طریقے اختیار کرتے ہیں۔ اس کے الٹے الٹے نام رکھتے ہیں جو حسد و بغض کی آواز کو سنکر لبیک کہتی ہیں۔ ان کو بیوقوف سفیہہ پست خیال مسحور۔ اندھے فتنہ پرداز کافر۔ ننگ دین۔ ننگ قوم ننگ خاندان۔ ایسے ایسے نام دے کر اپنے جذبہ حسد و استکبار کی تسکین کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ان باتوں کو نہائت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ کوئی نبی آج تک ایسا نہیں ہوا جس کو قوم کے متکبر لوگوں نے اذیتیں نہ دی ہوں۔ اور جس کا مقابلہ نہ کیا ہو۔ خود سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مقدس ذات کے ساتھ کیا کیا نہ کیا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سب سے بڑا مخالف وہی تھا جس کا خطاب ابو الحکم تھا۔ مگر آج جس کو تمام دنیا نے ابو جہل تسلیم کر لیا ہے۔ اس نے اور اس کے متکبر ساتھیوں نے حضور علیہ السلام کا نام نعوذ باللہ صابی اور ابن ابی کبشہ رکھا ہوا تھا۔ اور آپ کے متبرک صحابہ کو نعوذ باللہ سفیہہ اور پلید اور مسحور وغیرہ وغیرہ ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔

لیکن جب خدا تعالیٰ کا فرستادہ اور اس کے پیرو اپنے باوجود ان رکاوٹوں اور ان ناقابل برداشت مصائب کے کسی قدر کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے مغرور دشمن دیکھتے ہیں۔ کہ لوگ فوج در فوج اس کے گرد ہجوم کرنے لگے ہیں، تو ان کی آتش حسد اور بھی بھڑک اٹھتی ہے۔ لیکن اس کی بڑھتی ہوئی طاقت اور اپنی گزشتہ جد و جہد کو ناکام دیکھ کر وہ اپنا محاذ تبدیل کر دیتے ہیں۔ اب وہ زیادہ غرور خوض سے کام لے کر نبی کو شکست دینے کے لئے نئی نئی تدبیریں سوچنے لگتے ہیں وہ اس کی کامیابی کی اپنی توجیہیں کرتے ہیں۔ اور حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ کہ اس کے مقابلہ میں وہی ہتھیار استعمال کریں۔ جو انہوں نے اپنے زعم میں نبی کی کامیابی کے پیچھے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی نظر چونکہ صرف مادی اسباب تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اس لئے ان سے عجیب عجیب حرکات سرزد ہونے لگتی ہیں ان میں سے زیادہ عقلمند خیال کرتا ہے۔ کہ نبی کی کامیابی کا راز یہ ہے۔ کہ اس نے دین کی آڑ لے رکھی ہے۔ اور اس طرح فریب سے اس نے اپنے گرد ان لوگوں کو جمع کر لیا ہے۔ جو دینی رجحانات رکھتے ہیں۔ ایسا خیال کرنے والے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے کامیاب حریف سے لوگوں کو ہٹانے کے لئے یہ نسخہ تیر بہدف ثابت ہوگا۔ کہ اس کے مقابلہ میں ایسے لوگوں کی جماعت بنا کر کھڑی کر دی جائے۔ جو لوگوں کے آبائی دین پر قائم و مستحکم کر دے۔ وہ احیائے دین اور تجدید ملت کے نام پر لوگوں کو دعوت دینے لگتا ہے۔ لیکن چونکہ دین کی روح اس میں نہیں ہوتی۔ وہ دین کا صرف مادی قالب ہی لوگوں کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ قوم میں جو افراد پہلے ہی اس کے ہم خیال ہوتے ہیں اسکے ساتھ مل جاتے ہیں۔ چونکہ انکو اللہ تعالیٰ سے خود کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کا بڑا زور

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی میں

قادیان ۴ مارچ۔ مکرم مظفر الدین صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کراچی سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت داڑھ کے درد کی وجہ سے علیل ہے اگرچہ درد میں شدت کم ہے۔ مگر نزلہ کی شکایت ہے۔ جس کی وجہ سے خفیف حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ اس کے باوجود حضور نے کل کئی احمدی اور غیر احمدی احباب سے ملاقات فرمائی۔ اور شام کو پانچ بجے شروع کر کے پورا ایک گھنٹہ مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور دیگر اہل بیت و خدام بخیریت ہیں۔

نوٹ:۔ گذشتہ اشاعت الفضل میں حضور کے متعلق جو یہ شائع ہؤا۔ کہ حضور کو اسہال کی تکلیف ہو گئی ہے۔ غلط ہے۔ جس کی وجہ قادیان کے نئے تار بابو صاحب ہیں۔ جو نو آموز ہونے کی وجہ سے اکثر اس طرح پیغام وصول کرتے ہیں۔ کہ صرف قیاس سے کام لینا پڑتا ہے۔ لفظ کٹار کچھ اسی طرح لکھا گیا تھا۔ کہ ڈائریا پڑھا جاتا تھا۔ ہر چند کوشش کی گئی۔ مگر ناکامی ہوئی۔ اس لئے احباب تصحیح فرما لیں۔

شعائر اللہ کی حفاظت اور احباب جماعت کا فرض

قرآن کریم میں آتا ہے۔ من یعظم شعائر اللہ فانہ من تقوی القلوب۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم و اکرام قلوب کے تقویٰ میں سے ہے۔ قادیان کی مقدس بستی جس کو خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح علیہ السلام نے "تخت گاہ رسول کہا" اور اس کو اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے مرکز قرار دیا۔ اپنے اندر بہت سے شعائر اللہ رکھتی ہے۔ جن کی عزت و احترام اور حفاظت کا سامان کرنا ہر مومن کا فرض ہے۔ اس وقت ملک کے مخدوش حالات احباب پر ظاہر ہیں۔ ان حالات میں احباب کا فرض ہے۔ کہ مرکز سلسلہ کی حفاظت کے لئے امداد دیں۔ اور اس فنڈ میں جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حفاظت مرکز کے اخراجات اٹھانے کیلئے جاری فرمایا ہے زیادہ سے زیادہ حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں

(نظارت بیت المال)

فریضۂ تبلیغ اور خدام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ "ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ تم کو تبلیغ کی دھن لگ جائے۔ اور اس کے بغیر تم پر روٹی کھانا حرام ہو جائے۔ اور تبلیغ کے بغیر تمہیں چین اور آرام نہ آئے۔ جب تمہارے قلوب کی یہ حالت ہو جائیگی۔ تو تم دیکھو گے۔ کہ جماعت فوری طور پر ترقی کرنا شروع کر دے گی۔" (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء)

امید ہے کہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ اپنی ذمہ واری کو سمجھتے ہوئے اپنے اپنے ہاں منظم طور پر تبلیغی مساعی تندہی اور پوری جدوجہد کے ساتھ شروع فرما کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہترین اجر کی مستحق ہونگی۔ (مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

رفیع الدین طالب علم جماعت ہفتم ساکن محلہ دارالعلوم قادیان پسر مکرمی خلیفہ علیم الدین صاحب جو حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ ہیں۔ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۴۷ء کو بوقت ساڑھے نو بجے صبح گھر سے سکول گیا ہے۔ مگر کتابیں لیکر نہیں گیا۔ اور شام کو واپس گھر نہیں آیا اس کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

نام رفیع الدین۔ عمر ۱۲ سال۔ رنگ گندمی۔ زرد سویٹر۔ نیلا دھاریدار کرتہ۔ سفید پاجامہ۔ سیاہ بوٹ۔ سر سے ننگا۔ بائیں پنڈلی پر زخم کا نشان ہے اگر کسی دوست نے اس حلیہ اور عمر کا لڑکا دیکھا ہو۔ یا اگر وہ کسی کو ملے۔ تو فوراً اسکی اطلاع نظارت امور عامہ کو کر دے۔ نہایت ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

امتحان کتاب "ہمارا خدا"

لجنہ اماء اللہ کے آئندہ امتحان کے لئے کتاب ہمارا خدا صفحہ ۱۲۸ تک مقرر ہوئی ہے۔ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان و بیرونجات کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جلد سے جلد کتاب خرید کر آئندہ امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ امتحان انشاء اللہ ۲۵ ماہ ہجرت مئی کو ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان)

احمدی گریجوایٹوں کے لئے قومی خدمت کا نادر موقع

نظارت بیت المال میں دو نائب ناظران کی اسامیاں پر کی جانے والی ہیں۔ تنخواہ ماہوار ۱۲۰۔۷۔۲۰۰ ہوگی۔ صرف مخلص محنتی احمدی نوجوان گریجوایٹ جو سلسلہ کے مرکز میں رہ کر خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ درخواست کریں۔ درخواستیں ناظر بیت المال کے نام ۱۵ مارچ ۱۹۴۷ء تک جو آئیں گی۔ صرف ان پر غور کیا جائیگا۔ (ناظر بیت المال)

چھ مارچ کا مبارک دن

ظاہر ہؤا نشان خدائے وحید کا ہے آج مومنوں کے لئے روز عید کا
جو فرق کر سکا نہ اشقوق و شکوک میں علامہ نام رکھ دیا ایسے بلید کا
اللہ رے رعب ڈر گیا مرزا کا دیکھے نام مرکز تھا جس کا سینہ عذاب شدید کا
قاتل کا اس کے آج تلک کچھ پتہ نہیں ایسا گیا کہ خط بھی نہ بھیجا رسید کا
دوزخ کی آگ مجھکو جلائے مجال کیا حافظ ہوں میں سلیم کلام مجید کا

خاکسار [illegible]

ترجمۃ القرآن انگریزی
جلد اول

کی خرید کے وعدے جلد بھجوائیے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ بعد میں خاصے لمبے عرصہ تک آپ کو کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے۔ اور آپ کو پچھتانا پڑے۔ قیمت قریباً ۲۵/- روپے فی جلد ہوگی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ایک تجارتی رسالہ کا اجراء

دفتر تجارت تحریک جدید کی طرف سے حکومت ہند سے ایک تجارتی رسالہ شائع کرنے کی اجازت لی گئی ہے۔ جو سہ ماہی ہوگا۔ جس میں مفید اور کارآمد مضامین شائع کئے جائینگے۔ اس رسالہ کا نام "تجارتی مخبر" رکھا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ -/۱ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو احباب یہ رسالہ اپنے نام جاری کرانا چاہیں۔ وہ ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ یا ایک روپیہ بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ جاری کیا جا سکے۔ چونکہ رسالہ کاغذ کی کمی کی وجہ سے نہایت محدود تعداد میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اس لئے احباب فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

(وکیل التجارت)

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک تازہ ارشاد کے بموجب دس مبلغین فوری طور پر بیرون ہند بھجوانے کی ضرورت ہے اس لئے جن دوستوں نے ابھی تک زندگیاں وقف نہ کی ہوں۔ دینی معلومات کافی ہوں۔ تبلیغ کا شوق اور تجربہ ہو۔ صحت اچھی ہو تا محنت مشقت کا کام کر سکیں۔ عمر ۲۰-۳۵ سال کے درمیان ہو۔ مولوی فاضل ہوں اور اگر مولوی فاضل پاس نہ ہوں۔ تو عربی میں تقریر کر سکتے ہوں۔ گریجوایٹ ہوں اور اگر گریجوایٹ نہ ہوں۔ تو انگریزی میں تقریر کر سکتے ہوں۔ وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ نیز وہ واقفین جن کو ابھی تک انتخاب نہ کیا گیا ہو۔ اور مندرجہ بالا معیار کے مطابق ہوں۔ تو وہ بھی یاددہانی کرا دیں۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں۔ تا حضور کے ارشاد کی تعمیل جلد سے جلد کی جا سکے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک واضح نشان

قادیان میں آریہ سماج کا جلسہ

آج سے نصف صدی پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنڈت لیکھرام صاحب پشاوری کے متعلق ایک پیشگوئی فرمائی۔ کہ اس وجہ سے کہ پنڈت صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت بدزبانی کرتے ہیں۔ اور اسلام پر ناروا حملے کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں چھ سال کے عرصہ میں ہلاک کر دے گا۔ چنانچہ فرمایا "آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا" (آئینہ کمالات اسلام خاتمہ کتاب)

اس کے بعد اللہ تعالےٰ سے علم حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کی مزید تفصیل بھی لوگوں کو بتلائی۔ کہ یہ پیشگوئی عید کے دن سے بہت قریب میں پوری ہوگی۔ اور پنڈت لیکھرام کی ہلاکت بڑے دردناک طریق سے واقع ہوگی۔ چنانچہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ اور پنڈت لیکھرام صاحب کو عید سے دوسرے دن کسی نامعلوم شخص نے دن دہاڑے پیٹ میں چھری گھونپ کر ہلاک کر دیا اور باوجود پوری پوری حفاظت اور احتیاطی تدابیر کے خدائی تقدیر غالب آئی۔ اور یہ نشان نہایت ہی پُرعظمت طریق سے پورا ہوا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اللہ! اللہ!! یہ کیسا ہیبت ناک اور دہشت ناک نشان ظاہر ہوا جس نے آنکھوں والوں کو خدا کا چہرہ دکھایا۔" (نزول المسیح صفحہ ۱۸۱)

اللہ تعالےٰ کا یہ واضح نشان پنڈت لیکھرام صاحب کی ہلاکت کے ساتھ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے بعد آریہ سماج نے اس یادگار کو ہر سال منانے کا فیصلہ کیا اور اس طرح سال بسال خدا کے اس نشان کو دہرایا جانے لگا۔ کہ دیکھو اس دن اللہ تعالےٰ کا ایک ہیبت ناک نشان پورا ہوا تھا۔ جس کی اطلاع اس نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قریباً چار سال پیشتر سے دی تھی۔ اور اس کی تفصیلات سے بھی آگاہ کر دیا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ آریہ سماج نے پنڈت لیکھرام کے متعلق یہ تجویزیں کی ہیں۔ کہ "سال بسال اس ماتم کا ایک دن مقرر کیا جائے۔ تا یہ واقعہ ہمارے دلوں سے بھولنے نہ پائے۔ اور نظموں اور نثروں میں مرثیے اور بین لکھے۔ اور ملک میں شائع کئے۔ اور خدا نے یہ سب اس لئے ہونے دیا۔ تا پیشگوئی کی عظمت دلوں میں پھیل جائے۔ کیونکہ جس قدر مقتول کو عظمت دی جائے۔ درحقیقت وہ پیشگوئی کی عظمت ہے" (نزول المسیح صفحہ ۱۸۲)

قادیان میں آریہ سماج کی طرف سے چند سالوں سے ہر سال پنڈت لیکھرام صاحب کی یادگار منانے کے لئے جلسہ کیا جاتا ہے در اصل یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے ہر سال گویا اس حقیقت کا اظہار ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۳ء میں جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور جو اپنی کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے مارچ ۱۸۹۷ء میں پوری ہوئی اس کا اثر اب بھی ویسا ہی موجود ہے اور اس کی صداقت آج بھی دلوں سے محو نہیں ہوئی۔ اور خدائی باتیں اسی طرح اپنا لازوال اور دائمی اثر باقی رکھتی ہیں

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان

انیسویں صدی کا بلیدان

(۲)

اب ان اعتراضات کا جواب لکھا جاتا ہے۔ جو کہ آریہ دوست اس پیشگوئی پر کیا کرتے ہیں۔

پہلا اعتراض

پنڈت لیکھرام کے متعلق جو پیشگوئی مرزا صاحب کی تھی۔ اس میں موت کا کوئی لفظ نہیں تھا۔ یہ بات بعد میں بنائی گئی ہے۔

الجواب

اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت کرشن قادیانیؑ نے اپنی پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام میں موت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور اس میں قتل کا ذکر بھی تھا۔ اور دوست اور مخالفین دونوں نے اس کو قبول کیا ہے۔ کہ واقعی (حضرت) مرزا صاحب نے لیکھرام کے لئے موت کی پیشگوئی کی تھی۔

(۱) مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا تھا۔ کہ

"اس قدر مسلم ہے کہ ۶ سال میعاد قتل لیکھرام کے لئے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں ضرور مقرر کی گئی تھی۔ اشاعت السنہ صفحہ ۲ جلد ۱۸

(۲) پنڈت لیکھرام کی شہادت اس دفعہ نے جبریل بھیج کر قادیانی کے کان میں ہماری موت کا الہام سنایا۔ کلیات آریہ مسافر ۲۳۲

(۳) ایڈیٹر اخبار انیس ہند میرٹھ کی رائے۔

"ہمارا ماتھا تو اسی وقت ٹھنکا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کی وفات کی پیشگوئی کی تھی۔ ورنہ ان حضرت کو کیا علم غیب تھا۔" (ضمیمہ انیس ہند میرٹھ ۱۰ مارچ ۱۸۹۷ء)

(۴) ان کے خلاف فتوے لگائے گئے کہ اس قدر عرصہ میں وہ مرجائے گا (دیدک دھرم پر چار رائے ٹھاکر دت دھون مطبوعہ ۱۸۹۵ء بار دوم نولکشور پریس لکھنؤ ۲۶۸)

(۵) ٹی بسی گجراتی آریہ نے لکھا ہے کہ

غلام احمد نے ظاہرا کر دتا اعلان
چھ ورہیاں تک ایس نے جانے چھوڑ پران
موت اذاں چ جاونا آیا ایہہ الہام
وچ دیہاڑے عید دے مرنا لیکھرام
در سالہ پنڈت لیکھرام جی کا قتل

(۶) ایڈیٹر صاحب آریہ مسافر کی رائے:۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایسا قافیہ تنگ کیا کہ تکذیب اور نسخہ خبط کے جواب میں ایک لفظ نہ لکھ سکے۔ آخر لاچار جھنجھلا کر قتل وغیرہ کی دھمکیوں پر اتر آئے اور لکھ دیا۔ کہ

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمد

ہمارا شیر جواب دیتا ہے۔

در سیارہ گر گشندم در بسوزند
نشم ہم روز دیں وید اقدس
فدا گشتم از سر تا پا براہش
نصیر دیا رام پرماتما بس
ندارم غیر رو پرواے ہرگز
چہ باکم گر بو دناشد ہر کس

رسالہ آریہ مسافر مارچ ۱۹۱۰ء

(۷) سوامی ویدانند جی کی رائے۔ "ایک بار مرزا جی نے پنڈت جی کو مباہلہ کے لئے للکارا مرزا جی نے پنڈت جی کی موت کے لئے دعا مانگی (مرزا غلام احمد اور وید ۲ مصنفہ سوامی ویدانند)

مندرجہ بالا حوالہ جات صرف اس لئے لکھے گئے ہیں تاکہ یہ بتایا جائے کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام نے یہ پیشگوئی پنڈت لیکھرام کی موت کے لئے کی تھی جیسا کہ مندرجہ بالا حوالہ جات میں ہندوؤں اور بعض مسلمانوں نے بھی اقرار کیا ہے۔ کہ واقعی پیشگوئی لیکھرام جی کی موت کے متعلق تھی۔ پس آریہ سماج کا یہ اعتراض کرنا کہ موت کی پیشگوئی نہیں تھی بلکہ بعد میں بنائی گئی صداقت حقہ کا انکار کرنا ہے۔

دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ پنڈت لیکھرام کا قتل کوئی خارق عادت نہیں تھا۔ کیونکہ کئی قتل ہوتے ہیں بعض ایسے بھی ہیں۔ جنکے قاتل نہیں پکڑے جاسکے۔ پس اس قتل کو خارق عادت کہنا صحیح نہیں۔ آریوں کا یہ اعتراض بھی باطل اور کمزور ہے۔ کیونکہ جتنا بھی ہم اس پیشگوئی پر غور کرتے ہیں۔ اتنا ہی ہمارا یقین پختہ ہوتا جاتا ہے کہ یہ قتل خارق عادت تھا۔ اور ہمارے پاس اسکے کئی وجوہ ہیں۔

پہلی وجہ۔ پیشگوئی میں یہ بتایا گیا تھا۔ کہ عام بیماریوں سے پنڈت لیکھرام نہیں مریگا۔ بلکہ کسی قاص

طریق سے ہلاک ہوگا۔

دوسری وجہ۔ سوامی شردھانند جی کلیات آریہ مسافر کی بھومکا میں لکھتے ہیں۔ کہ "گورنمنٹ کو مدت سے معلوم تھا۔ کہ پنڈت لیکھرام پر مخالفوں کی طرف سے ہر طرح کے حملے ہوں گے۔ اور اس لئے پولیس کو خفیہ ہدایت رہتی تھی۔ کہ ہر جگہ ان کی حفاظت مدنظر رکھیں۔ دیباچہ الف کالم ۲"

تیسری وجہ۔ پنڈت لیکھرام جی کو پہلے سے علم تھا۔ کہ میری موت کی پیشگوئی شائع ہو چکی ہے۔ ادھر آریہ سماجی انہیں ڈراتے رہتے تھے۔ کہ احتیاط رکھنا اور اس نو آریہ کے آنے پر تو بہت ہی زور دیتے تھے۔ کہ اس سے بچ کر رہنا۔ لیکن افسوس کہ وہ نہ بچ سکا۔

چوتھی وجہ:۔ ایک شخص پہلے سے موت کی پیشگوئی کرتا ہے۔ اور مقتول کی قوم کہتی ہے۔ کہ پیشگوئی کرنے والے نے اسے قتل کر دیا ہے۔ لیکن باوجود کوشش کے گورنمنٹ اس کو پکڑتی نہیں۔

پانچویں وجہ:۔ قاتل لیکھرام جی کے پاس رات کو نہ رہتا تھا۔ پولیس کو پتہ لگا ہے۔ کہ وہ جہاں رات کو رہتا تھا۔ وہاں قتل کی سازش ہوتی تھی۔ مگر اس بات کا پتہ لگ جانے پر بھی پولیس اسکو نہ پکڑ سکی۔

تیسرا اعتراض

تیسرا اعتراض اس پیشگوئی پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے الہام میں پنڈت لیکھرام کو پشاوری لکھا ہے۔ حالانکہ آپ سید پور ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔

الجواب

۱۔ یہ کہنا غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں پنڈت جی کو پشاوری کہا گیا ہے۔ رہی یہ بات کہ حضرت مرزا صاحب نے پنڈت لیکھرام کو جو پشاوری لکھا ہے یہ غلط ہے۔ اس کے متعلق اول تو میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ بات غلط تھی۔ تو اس پر پنڈت لیکھرام کو اعتراض کرنا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے کبھی اس پر اعتراض نہیں کیا۔

۲۔ چونکہ پنڈت لیکھرام ایک عرصہ تک پشاور میں رہے ہیں۔ اور وہاں سے چلے آنے کے بعد بھی اپنے آپکو پشاور آریہ سماج کی طرف منسوب کرتے رہے۔ اور اس کے پردھان رہے۔ اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ انہوں نے وہاں گزارا۔ اس لئے ان کو پشاوری لکھنا غلط نہیں ہو سکتا۔ اس تعلق کی وجہ سے لوگ آپ کو پشاوری کہا کرتے تھے۔ جیسا کہ نیچے لکھے ہوئے حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

پشاوری کے متعلق سناتن دھرمیوں کے حوالے

سناتن دھرمی اصحاب بھی پنڈت لیکھرام جی کو پشاوری کہا کرتے تھے۔ پنڈت بھیم سین جی اپنی کتاب "پوران کرتری میمانسا" کے صفحہ اول کے شروع میں لکھتے ہیں۔ کہ

"سرو مہاشیوں کو ودت ہو۔ کہ پشاور نواسی آریہ سماجی پنڈت لیکھرام نے "پوران کس نے بنائے" اس نام کا ایک ٹریکٹ بنا کر اردو میں چھپایا ہے۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔ کہ

"پاٹھک مہاشہ پشاور باسی لیکھرام"

۲۔ پنڈت کالو رام اپنی کتاب پوران سدھی کے صفحہ ۳۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ "پاٹھک مہاشہ پشاور واسی لیکھرام کو اور کلکتہ واسی جگن ناتھ کو اتنی بھی ہوش نہیں۔ کہ بدھ اور بودھ شبد میں کیا بھید ہے۔

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ پنڈت لیکھرام جی کو "پشاور نواسی" "پشاور واسی" "پشاور باسی" کہا گیا ہے۔ جو کہ بالکل پشاوری کا ہندی ترجمہ ہے۔

اب آریہ سماجیوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن میں انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام جی کو پشاوری کہا جاتا تھا۔

۳۔ مرحوم سوامی شردھانند نے پنڈت لیکھرام کی سوانحعمری آریہ پتھک ہندی میں لکھی ہے کہ "جن سجنوں کو مانس لد گوشت، کا پرچار (اشاعت) ابھیشٹ (مرغوب) تھا۔۔۔۔۔۔ وہ (اکثر) پنڈت لیکھرام کو پشاوری گنڈا" کی اپادھی (خطاب) دیتے تھے" صفحہ ۹۴

۴۔ پھر اس کتاب کے دوسرے صفحہ پر بھی سوامی جی لکھتے ہیں۔ کہ "سرو پاٹھکوں کو ان لوگوں کی بدھی پر آشچریہ (حیرانی) ہوگا۔ جنہوں نے لیکھرام کو پشاوری گنڈا کی اپادھی (خطاب) دی تھی۔ صفحہ ۹۸۔

پنڈت لیکھرام کی اپنی شہادت

اگر ان حوالہ جات سے بھی تسلی نہ ہو، تو پھر پنڈت لیکھرام جی کی اپنی شہادت پیش کی جاتی ہے ایک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نہایت اہم ہدایات

دربارہ انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ

ذیل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر برموقع مجلس مشاورت ۱۳۱۹ہش کا وہ حصہ جماعتوں کی آگاہی اور یاددہانی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جو انتخاب نمائندگان مجلس شوریٰ کے متعلق نہایت اہم ہدایات پر مشتمل ہے۔ تا جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کے وقت ان ہدایات کی روشنی میں انتخاب کریں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"اے عزیزو جو مختلف جہات اور اطراف سے اس مجلس شوریٰ میں شامل ہونے کے لئے جمع ہوئے ہو۔ ہماری ذمہ واریاں اور ہمارے فرائض ایسے نازک ہیں کہ ان کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے۔ وہ نیا آسمان اور نئی زمین بنانے کا کام جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا تھا۔ اب وہ ان کے ہاتھوں سے منتقل ہو کر ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اور ہم میں سے ہر ایک بلا استثناء وہ شخص ہے۔ جو اس بات کو جانتا ہے۔ اور سمجھتا ہے اور تسلیم کرتا ہے۔ کہ ہم اس کام کے اہل نہیں ہیں۔ بلکہ اس کام سے واقف بھی نہیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمارے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ کہ ہم ایک ایسی عمارت تیار کریں۔ جو دنیوی عمارتوں کے مقابلہ میں روحانی صنعت میں ایسا ہی مرتبہ رکھتی ہو۔ جیسے دنیوی عمارتوں میں مثلاً تاج محل۔ مگر ہم تو جھونپڑے بنانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ مزدوروں کے چھپر بنانے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ کجا یہ کہ ہم وہ عظیم الشان عمارت تیار کریں۔ جسے دیکھ کر اگلے اور پچھلے لوگ حیران رہ جائیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام ہماری طرف سے خود ہی کر دے۔ جیسے پرانے قصوں میں بیان کیا جاتا تھا۔ کہ جنات لوگوں کے مکان بنا جایا کرتے تھے۔ ہماری امیدیں بھی اپنے رب پر ایسی ہی ہیں۔ وہ فرضی جن تو لوگوں کے کیا مکانات بناتے تھے البتہ ہم یہ امید رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا رب ہم پر یہ رحم کرے۔ کہ جب ہم سو رہے ہوں۔ تو اپنے فضل سے وہ روحانی عمارت دنیا میں خود بخود کھڑی کر دے۔ اور جب ہم جاگیں۔ یہ دیکھ کر اسی کے حضور سجدات شکر بجا لائیں۔ کہ خدا نے ہم پر رحم کر کے وہ کام خود بخود کر دیا ہے۔ جس کا بجا لانا ہمیں اپنے لئے بالکل ناممکن نظر آتا تھا۔ اور جس کا کرنا ہمیں سخت مشکل دکھائی دیتا تھا۔ مگر جہاں ایک حصہ اس کام کا ایسا ہے۔ جو دعاؤں اور عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ سے کروایا جا سکتا ہے۔ وہاں ایک حصہ اس کا ایسا بھی ہے۔ جو ہمارے ذمہ ہے۔ اور جس کی طرف اگر ہم نگاہ نہ رکھیں گے اور اگر ہم اپنے اس حق کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل کے کبھی مستحق نہیں ہو سکتے۔ جس کی ہم امید لگائے بیٹھے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے کام کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں۔ جو مجلس شوریٰ میں اپنے نمائندے اہل چن کر نہیں بھجواتیں۔ چنانچہ میں نے اس سال کے نمائندگان کی جو لسٹیں دیکھی ہیں۔ ان میں بعض منافق بھی مجھے نظر آئے ہیں۔ بعض نہایت کمزور ایمان والے مجھے دکھائی دیئے ہیں۔ بعض بڑ بولے اور معترض بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اور بعض یقینی طور پر ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے اندر بہت تھوڑا ایمان رکھتے ہیں۔ اگر جماعتیں اپنے نمائندگان کا صحیح انتخاب کرتیں۔ تو اس قسم کی کوتاہی اور غفلت ان سے کبھی سرزد نہ ہوتی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ جماعتیں یہ نہیں دیکھتیں کہ کون نمائندگی کا اہل ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھا کرتی ہیں۔ کہ کون فارغ ہے۔ جسے قادیان بھیجا جا سکتا ہے۔ اور جب نمائندگی کا سوال ہو۔ تو وہ پوچھ لیتی ہیں۔ کہ کیا کوئی فارغ ہے۔ اس پر جو بھی کہہ دے۔ کہ میں فارغ ہوں اسے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور یہ قطعی طور پر نہیں سمجھا جاتا۔

[illegible] فقرہ پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا نے پنڈت لیکھرام صاحب کا بیان کیا ہے کہ "میں بھی پشاوریہ ہوں" آریہ مسافر جون ۱۹۱۳ء۔ یہ وہ چند مشہور اعتراضات

کہ اس مجلس شوریٰ کی ذمہ داریاں کتنی وسیع ہیں۔ اور کتنے اہم فرائض ہیں جو نمائندگان پر عائد ہوتے ہیں صرف اس لئے کہ ایک شخص فارغ تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص بڑ بولا اور معترض تھا یا صرف اس لئے کہ ایک شخص زیادہ آسودہ حال تھا۔ یا صرف اسلئے کہ ایک شخص آگے آنا چاہتا تھا انہوں نے اسکو نمائندہ بنا کر یہاں بھیج دیا حالانکہ وہ شخص جو آگے آنا چاہے۔ اور خود بخود کوئی عہدہ مانگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ علیہ وسلم ہمیشہ ایسے شخص کے متعلق یہ فرمایا کرتے تھے کہ اسے وہ عہدہ نہیں دیا جائے گا۔ پس میں جماعت کو آپ لوگوں کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ جو کام خدا کا ہو۔ وہ تو بہرحال اسے پورا کریگا مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے۔ اگر ہم اس کام کو دیانت داری کے ساتھ سرانجام نہیں دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگی کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں۔ میرا یہ خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک مجلس شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے صرف اس کو ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا کوئی نمائندہ نہ بھیجا۔ تو ان کی سبکی ہوگی۔ اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا۔ اور نمائندہ کے طور پر بعض منافقین کا بھی انتخاب کر لیا ہے اسی طرح انہوں نے بے نمازیوں کو بھی چن لیا ہے۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی چن لیا ہے جن کا کام سلسلہ پر ہر وقت اعتراض کرتے رہنا ہے۔ صرف اس لئے کہ وہ بڑ بولے تھے۔ یا صرف اس لئے کہ وہ موٹے تھے یا صرف اس لئے کہ وہ دولت مند تھے یا صرف اس لئے کہ وہ خواہش رکھتے تھے کہ انہیں آگے آنے کا موقع ملے۔ حالانکہ اس مجلس شوریٰ کے سپرد ایک ایسا کام ہے جس کی اہمیت اور نزاکت ایسی عظیم الشان ہے کہ اس کو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ یہ کہ اس مجلس کے سپرد ایک کام یہ بھی ہے کہ اگر کسی خلیفہ کی ناگہانی موت ہو جائے تو یہ مجلس اس کی وفات پر جمع ہو۔ اور نئے خلیفہ کا انتخاب کرے۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی منافقین شامل ہوں

اگر اس جماعت کے اندر بھی کمزور ایمان والے شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی بے نمازی شامل ہوں۔ اگر اس جماعت کے اندر بھی وہ بڑ بولے اور معترض شامل ہوں۔ جن کے دل اللہ تعالےٰ کی خشیت سے بالکل خالی ہوں تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس مجلس میں بھی پارٹی بازی شروع ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی طرف جھک جائے گا۔ اور کوئی کسی طرف اور لڑائی جھگڑا شروع ہو جائیگا۔ جیسے بعض ناقص العقل اور کم [illegible] جماعتوں میں پریذیڈنٹ وغیرہ کے انتخاب کے موقع پر اس قسم کے جھگڑے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور جماعت کا ایک حصہ کسی کے متعلق پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرا حصہ کسی کے متعلق اور انتخاب کے موقعہ پر بجائے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ غور کرنے کے ہر پارٹی یہ چاہتی ہے۔ کہ جس کا اس نے انتخاب کیا ہے وہی پریذیڈنٹ ہو۔ اگر اسی قسم کے جھگڑے اور اسی قسم کی پارٹی بازی مجلس شوریٰ میں بھی شروع ہو گئی۔ تو اس وقت خلافت خلافت نہیں رہے گی۔ بلکہ ایک ادنیٰ دنیوی انتظام ہوگا۔ جو نہ دین کے لئے مفید ہوگا۔ اور نہ دنیا کے لئے اس مجلس میں تو ان لوگوں کو شامل ہونے کے لئے بھیجنا چاہئیے۔ جن کا ایمان اتنا مضبوط ہو کہ وہ سلسلہ کے فائدہ کے لئے اپنے ماں باپ اور اپنی ماں کی بات بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کجا یہ کہ وہ ادھر ادھر کی باتیں سنیں۔ اور سلسلہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے لگ جائیں۔ اس قسم کے آدمی تو مجلس شوریٰ سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ ان کو نمائندہ بنا کر اس مجلس میں شامل کر لیا جائے۔

پس یہ ایک خطرناک غفلت ہے جو اس دفعہ جماعت نے کی۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ جماعتیں میری اس ہدایت کو یاد رکھیں گی بلکہ میں جماعت کے کارکنوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو الگ شائع کر دیں۔ اور آئندہ مجلس شوریٰ کے موقعوں پر ہمیشہ سے شائع کرتے رہیں۔

تاکہ جماعتیں ان لوگوں کا انتخاب کر کے بھیجا کریں۔ جو تقویٰ اور دیانت اور عبادت کے لحاظ سے بڑے ہوں۔ یہ نادانی کا خیال ہے جو بعض جماعتوں میں پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں چونکہ مالی واقفیت رکھتا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہئیے۔ یا فلاں چونکہ بوتا رہا ہے۔ اس لئے اسے نمائندہ بنا کر بھیجنا چاہئیے۔ اگر محض مالی واقفیت کی وجہ سے شوریٰ کی نمائندگی جائز ہوتی پھر تو کوئی ہندو بھی ہمیں نمائندہ بنا لینا چاہئیے۔ اسی طرح اگر کوئی عیسائی مالی امور کے متعلق واقفیت رکھتا ہو تو اسے بھی نمائندہ بنا لینا چاہئیے۔

حقیقت یہ ہے کہ بجٹ سے تعلق رکھنے والی یہ باتیں محض سطحی ہیں اور دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ بھلا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوا کرتا تھا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں کونسا بجٹ تیار ہوتا تھا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانہ میں بجٹ بنتا ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بجٹ نہیں بنتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے زمانہ میں جب کام انجمن کے سپرد ہوا تو اس وقت بجٹ بننے لگا۔ لیکن فرض کرو کہ کسی وقت ہم ضرورتاً اس مجلس کو اڑا دیں تو سلسلہ کو اس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ پس بجٹ پر بحث ایک سطحی کام ہے۔ اور اگر ہم اس کام کے لئے ایسے ہی لوگوں کو منتخب کیا کریں۔ جو مالی معاملات کے متعلق اچھی واقفیت رکھتے ہوں۔ یا بڑ بولے اور معترض ہوں۔ اور نمائندوں کے انتخاب میں نیکی اور تقویٰ کو مدنظر نہ رکھا کریں تو یہ ایسی ہی بات ہوگی۔ جیسے چہرہ کی صفائی کے لئے کسی کی روح نکال لی جائے گی۔ اگر روح نہیں ہوگی تو مردہ کی لاش کو لے کر کسی نے کیا کرنا ہے۔ خواہ اس کا چہرہ کتنا ہی چمکتا ہو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر ہمیں ایسے متقی اور نیک لوگ ملیں۔ جو دنیوی علوم سے آگاہ ہوں۔ اور حسابی معاملات میں بھی دسترس رکھتے ہوں یا اچھے لسان اور لیکچرار ہوں تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایسے ہی نمازی کو چنو جو حساب بھی جانتا ہو۔ یا ایسے ہی نیک شخص کا انتخاب کرو جو لیکچر دینا جانتا ہو۔ اگر دونوں خوبیاں کسی میں پائی جائیں تو

اسی کا انتخاب کرنا زیادہ موزوں ہوگا۔ لیکن اگر کسی میں نیکی اور اتقا نہیں۔ بلکہ وہ محض دنیوی علوم کا ماہر ہے۔ تو تم اس کی بجائے اس متقی اور پرہیزگار انسان کا انتخاب کرو جو اپنے دل میں دین کا درد رکھتا ہو۔ جو بڑبولا نہ ہو۔ جو اپنے آپ کو آگے کرنے کی عادت نہ رکھتا ہو۔ اور بایں بات کو سمجھنے اور مشورہ دینے کی بھی اہلیت رکھتا ہو مگر یہ کہ صرف دنیوی علوم و فنون کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالےٰ کی خشیت اور محبت بھی رکھتا ہے یا نہیں ایک فضول بات ہے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور متعلقہ کارکنوں کو بھی ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس حصہ تقریر کو بقیہ جماعت تک پہنچا دیں۔ اور پھر متواتر پہنچاتے رہیں۔ کہ مجلس شوریٰ کے نمائندے ایسے ہی منتخب کرنے چاہئیں۔ کہ جن کے اندر تقویٰ و طہارت ہو۔ جو لوگ لڑاکے اور فسادی ہوں۔ نمازوں کی پابندی کرنے والے نہ ہوں۔ جھوٹ بولنے والے ہوں معاملات کے اچھے نہ ہوں۔ بلاوجہ ناجائز افتراء اور اعتراض کرنے والے ہوں۔ یا منافق اور کمزور ایمان والے ہوں۔ ان کو بطور نمائندہ انتخاب کرنا جماعت کی جڑ پہ تبر رکھنا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مجلس کے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیے۔ چاہے وہ کروڑوں روپیہ کے مالک ہوں۔ اور چاہے وہ باتیں کر کے تمام مجلس پر چھا جانے والے ہوں۔ ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقوےٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر وہ لوگ جن میں دین اور تقوےٰ نہیں۔ خواہ وہ کتنے ہی لسان اور لیکچرار ہوں۔ اور خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں۔ ہمیں ان کی ہرگز ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے۔"

نفع مند کاروبار پر روپیہ لگانے والوں کے لئے مژدہ

ہم سندھ میں اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل سے نہایت کامیابی سے اراضیات کو ٹھیکہ پر لینے اور خریدنے کا کام کر رہے ہیں۔ اسی کاروبار میں ہم نے لاکھوں روپیہ حاصل کئے۔ اور لاکھوں روپیہ کی جائداد حاصل کردہ سرمایہ سے خرید کی۔ جو شرکار ہمارے ساتھ شامل تھے۔ اُن کا سرمایہ پہلے سال ہی واپس ہو گیا۔ اس کے بعد اُن کی لاکھوں کی جائداد سندھ میں بن گئی اب ہم اس کام کو وسعت دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے احباب کے سرمایہ کی ضرورت ہے۔ جو لوگ صرف روپیہ ہی لگانا چاہتے ہیں۔ ان کے پاس اس مالیت کی جائداد جس کی آمد اتنی ہو کہ ۶ فی صدی نفع لاتی رہے۔ رہن یا قبضہ کر دی جائے گی۔ اور جو لوگ حصہ دار ہونا چاہیں اِن کو نفع کا ⅓ حصہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے احسان سے یہ کاروبار اس قدر نفع مند ہے۔ کہ دس فی صدی سے ۱۵ فی صدی تک احباب کو نفع ہو سکے گا۔ لیکن شراکت کی صورت میں نفع نقصان دونوں میں شامل ہوں گے۔ صرف ایک چھ ماہ کے عرصہ کے اندر سرمایہ نفع لانا شروع کر دے گا۔ سرمایہ کی ضامن ہماری ذات قادیان اور سندھ کی جائداد (جو کہ لاکھوں روپیہ کی مالیت کی ہے) ہو گی۔ درخواستیں حسب ذیل پتہ ارسال فرماویں۔

خاکسار:۔ **خان محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ**

نصرت آباد سٹیٹ۔ فضل بھمبر و سندھ

پانچ روپے بارہ آنے میں طاقت کے لئے اعلیٰ دوا

مردانگی

زہریلی، منشی اور مضر صحت ادویہ سے پاک

ملنے کا پتہ:۔ **مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب**

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

جملہ ریاحی بیماریوں کو دفع کرنے کیلئے لاثانی دوا

متک پلز

جوڑوں کے درد۔ روماٹیزم۔ درد رنگین۔ عرق النساء۔ خیالیکہ جو کسی کو ایک اور کسی کو دونوں ٹانگوں میں دورہ کرتا ہے درد زانو۔ درد کمر حتیٰ کہ کل ریاحی بیماریوں کو دفع کرنے کیلئے بمنزلہ تریاق ثابت ہوئی ہے۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس سے بہتر کوئی دوسری دوا نہیں ہو سکتی۔ فائدہ نہ ہو۔ تو حلفی بیان پر قیمت واپس۔ قیمت فی شیشی ۷۰ گولی علاوہ خرچ ڈاک ۴/۳

منیجر متک پلز فارمیسی اچھرہ لاہور (پنجاب)

سستی عمارتی لکڑی

ہمارے پاس اپنے کام سے فالتو کیفسد کے قریب کیل کی پور نایاب کی دس فٹ لمبی شہتیریاں قابل فروخت موجود ہیں جو بازار کے عام نرخ سے رعایت پر دیجائینگی ضرورتمند احباب تشریف لاکر خرید کر سکتے ہیں۔ منیجر جنرل سٹورز کمپنی

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

آپ کی آنکھوں میں روشنی

ہمیشہ قائم رہ سکتی ہے۔ اگر آپ اس بات کا عہد کر لیں۔ کہ آنکھوں کی حفاظت کے لئے بہترین دوا کا استعمال کرینگے۔

سرمہ مبارک تیار کردہ **دواخانہ نورالدین** رضؓ قادیان

آنکھوں کو روشنی دینے والا عجیب سرمہ ہے۔ جس کے استعمال سے آنکھوں کی ہر بیماری دور ہوتی ہے بہت سے ڈاکٹروں نے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آنکھ کی کسی بھی شکایت کے لئے سرمہ مبارک کا استعمال کر لینا چاہیئے۔ جس سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔

قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے صرف

چند مجربات

قرص جواہر

مردانہ طاقت کے لئے مفید ہے۔ قیمت یکصد قرص ۶ روپے

قرص خاص

خاص مردانہ امراض کے لئے قیمت یکصد قرص ۶ روپے

اکسیر جگر

جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ خوراک ایکماہ ۴ روپے

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ نورالدین** رضؓ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں۔ مینیجر

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

فرمایا۔ اصل چیز جس سے روحانی کام سرانجام پاتے ہیں۔ نیت اور ارادے کی درستی ہے۔ یہی وہ حکمت ہے۔ جس کے ماتحت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ الاعمال بالنیات۔ عمل چیز ہی کیا ہیں۔ تم پکی نیت کرلو۔ تو عمل آپ ہی آپ پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔

اس حدیث کے مختلف لوگ مختلف معنی کرتے ہیں۔ مگر اصل معنی اس کے یہی ہیں۔ کہ اعمال تابع ہیں انسانی نیات کے۔ جب کوئی قوم ایک کام کی نیت کر لیتی ہے۔ تو پھر اس قوم کے افراد اس کام کو بہرحال کر لیتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ سچی نیت اور ارادہ کے باوجود کوئی کام نہ ہو۔ وہ نیت ہزاروں اعمال کا موجب ہوتی ہے۔ اس لئے کہ نیک نیت خدا کی نیت سے مل جاتی ہے۔ اور جب بندے اور خدا دونوں کی نیتیں مل جائیں۔ تو کام رک نہیں سکتا۔ یہ وہی بات ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں بیان فرمائی۔ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور ٭ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کہ بندہ نوافل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا اس قدر قرب حاصل کرتا ہے۔ کہ خدا اس کے ہاتھ ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ چلتا ہے۔ اس کی زبان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اس کے کان ہو جاتا ہے۔ جن سے وہ سنتا ہے۔ غرض جب مومن سچی نیت کرلے۔ تو کوئی چیز دنیا کی ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو اس کے کام کو ٹلا سکے۔ کیونکہ اسکی زبان خدا کی زبان اور اسکی نیت خدا کی نیت ہوتی ہے۔ اور جو بات خدا کی زبان سے نکل جائے۔ وہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ ع ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے کبھی ٹل نہیں سکتی۔"

پس تحریک جدید کے وہ مجاہد جو دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم میں حصہ لے چکے ہیں۔ اور ان کے وعدے حضور منظور فرما چکے ہیں۔ وہ آج سے پختہ اور نہ مٹنے والا ارادہ اپنے دل میں پیدا کرلیں۔ کہ ۳۱ مارچ تک اپنا وعدہ سو فیصدی مرکز میں داخل کر لینا ہے۔ تا حضور ایدہ اللہ کی دعا حاصل کرلیں۔ اور ایسے مخلصین کے نام اخبار الفضل میں بوجہ سابقون الاولون کے صف اول کے مجاہد ہونے کے شائع بھی کر دیئے جائیں گے انشاء اللہ تعالےٰ۔ پس آپ پختہ عزم اور پختہ ارادہ اور پکی نیت اپنے دل میں کرلیں۔ اور اس کے مطابق ماحول پیدا کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے لئے ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کے غنہ [illegible]

ملک خضر حیات خان صاحب اور سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

(بحوالہ ٹریبون ۵ مارچ)

نئی دہلی ۳ مارچ: ملک خضر حیات خان صاحب کے استعفے کے متعلق لابی کے حلقوں میں ان کے بہت چہ میگوئیاں ہوتی رہیں۔ اگرچہ ان سیاسی حلقوں میں یہ خبر حیرانی سے سنی گئی جو خضر حیات خان کی طرف سے مسٹر جناح کا کامیاب مقابلہ کرنے پر اظہار خوشنودی کیا کرتے تھے۔ مگر مسلم لیگ کے حلقوں سے یہ آواز سنائی دیتی ہے۔ کہ ملک صاحب کی وزارت کا زوال بہت قریب ہو چکا تھا۔ چونکہ سجیٹ سیشن کا خیال ان کے لئے سوہان روح بن رہا تھا معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خضر حیات خان صاحب نے یہ فیصلہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مشورہ اور ہدایت کے مطابق کیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی تازہ ایجی ٹیشن کے دوران میں جماعت احمدیہ کے امام نے خضر حیات خان کو خط لکھا۔ کہ وہ لیگ کے سامنے جھک جائیں۔ یہ خط سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعے بھیجا گیا تھا جنہوں نے اپنے امام کی ہدایت کی پرزور تائید کی۔ ملک خضر حیات صاحب نے سر ظفر اللہ خان صاحب کو لاہور مشورہ کے لئے بلایا ہے۔ جس کے بعد ملک صاحب نے وہ بیان دیا جو اخبارات میں شائع ہوا۔

لاہور میں حالات پر قابو پالیا گیا

لاہور ۴ مارچ:۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور مسٹر جے۔ سی۔ ڈبلیو۔ ایڈیسن نے سوا نو بجے صبح منگل کے روز بیان دیا۔ کہ جلوہ والے علاقہ میں حالات پر قابو پالیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہ بھی کہا کہ ایک فوجی دستہ بلا کر شہر کو توالی پر متعین کر دیا گیا۔ اور کہ برطانوی ہندوستانی فوج چھاؤنی لاہور میں تیار کرائی ہے۔ کہ ضرورت کے وقت کام آسکے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ دس دن تک ہر روز گیارہ گھنٹے (۸ بجے شام تا ۷ بجے صبح) کرفیو آرڈر نافذ رہے گا۔

لاہور ۵ مارچ کل رات بھر امن رہا۔ لیکن صبح فساد زدہ علاقہ میں پھر فرقہ وارانہ فساد نمودار ہو گیا لوہاری گیٹ کے اندر پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ جس کی وجہ سے اشخاص ہلاک اور چھ مجروح ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلسہ کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

احباب قادیان کی دوہری ذمہ داری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ قادیان کے ہر فرد چھوٹے اور بڑے کو اور مستورات اور مرکز کی حفاظت کے چندہ کی تحریک میں شریک کیا جائے احباب قادیان کے لئے مرکز کی حفاظت صرف دین کی حفاظت نہیں۔ بلکہ ان کی اپنی اور اپنے عزیزوں کے جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت ہے۔ احباب اپنے وعدوں کی ضرور نظر ثانی کریں۔

ناظر بیت المال

فوری ضرورت

نظارت امور عامہ کو نور ہسپتال قادیان کے لئے یکم اپریل ۱۹۴۷ء سے چند ماہ کے لئے ایک تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ امیر یا پریزیڈنٹ جماعت کی تصدیق کے ساتھ ناظر امور عامہ قادیان کے نام فوراً بھجوا دیں

دو لیکچراروں کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ انگریزی کے لئے دو لیکچراروں کی فوری ضرورت ہے۔ جماعت کے وہ فارغ دوست جنہوں نے ایم اے انگریزی کم از کم سیکنڈ کلاس میں پاس کیا ہے۔ درخواست بھیجیں۔ اگر تجربہ اور ٹریننگ بھی ہو۔ تو وہ اور بھی قابل ترجیح ہے۔ گریڈ حسب لیاقت مقرر کیا جائیگا۔ درخواستیں بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج آنی چاہئیں۔ انٹرویو بھی ضرور ہوگا۔

مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

کالج شاپ کے لئے تین ملازمین کی ضرورت

کالج شاپ کے لئے مندرجہ ذیل تین ملازمین کی ضرورت ہے۔

(۱) کلرک۔ انٹر پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ (۲) حلوائی جو ہر قسم کی دیسی مٹھائیاں بنانا جانتا ہو۔ انگریزی مٹھائی بنانے والے کو ترجیح دی جائے گی (۳) ایک بیرا (Bearer) تجربہ کار ہونا لازمی ہے۔ ہر تین ملازموں کے لئے تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ مقرر کی جائیگی خواہشمند احباب صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں

(ملک سیف الرحمن حنفی ایم۔ اے سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز کالج شاپ تعلیم الاسلام کالج قادیان)

اعلان ایک مشہور شہر میں فوٹوگرافی کے کام کی بہت گنجائش ہے۔ ضرورت مند احباب کو دفتر ہذا سے خط و کتابت کرنے پر ان کو مفصل حالات سے آگاہ کیا جائیگا۔

(وکیل التجارۃ)